باب۔04

شانِ محمدؐ

☆ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۔

ترجمہ: محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں۔(سورۃ الفتح: آیت29 کا حصہ)

☆ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۔

ترجمہ: اور ہم نے تم کو تمام دنیا کے لیے (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے، تم (لوگوں کو) خوش خبری بھی دیتے ہو اور ڈراتے بھی ہو۔ (سورۃ سبا: آیت28 کا حصہ)

☆ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۔

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (سورۃ النسآء آیت80 کا حصہ)

☆ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود و صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجو اور خوب بھیجو۔(سورۃ الاحزاب: آیت56)

صاحبو! پہلے جو پیغمبر آیا کرتے تھے وہ خاص خاص قوموں کے لیے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عامۃ الناس کے لیے اور تا قیامت پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ سورۃ الاحزاب آیت40 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں (آخری پیغمبر ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کو خوب جانتا ہے"۔ دیکھو ! خاتم، مُہر کو کہتے ہیں۔ بعد کے لوگوں نے اس کے دو معنی پیدا کیے۔ ایک افضل کے اور دوسرے آخر (مُہر) کے۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، افضل الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی۔ لیکن صرف افضل الانبیاء کے معنی لے کر آخر الانبیاء سے انکار کرنا درست نہیں۔

آج کل بے ادبوں کا بہت زور ہے۔ پیغمبرِ خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے برابر کا آدمی سمجھتے ہیں۔ یہ بدلگام موحد إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ،یعنی میں تمھارے مثل بشر ہوں، کو لیے پھرتے ہیں اور اسی کے ساتھ

يُوحَىٰ إِلَيَّ(یعنی مجھے وحی آتی ہے، اللہ کا پیغمبر ہوں) بھی موجود ہے،(سورۃ الکھف: آیت 110)۔۔اس پر ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ دیکھو! ایک مابہ الاشتراک ہے یعنی what is common کو دیکھا جاتا ہے، اور ایک مابہ الامتیاز ہے جس سے فضیلت کا فیصلہ ہوتا ہے یعنی what is unique پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ کیا گدھے میں اور تم میں جوہریت، جسمیت، نمو اور احساسِ حیات مشترک نہیں۔ مگر تمھارا امتیاز تو عقل و فہم ہے۔ یا جیسے ابوجہل اور تم میں انسان ہونا مشترک ہے لیکن تمھارا اسلام، مابہ الامتیاز ہے۔ اسی طرح آدمی ہونا حضورؐ میں اور دوسرے آدمیوں میں بے شک مشترک بات ہے، مگر صاحبِ وحی ہونا آپؐ کا مابہ الامتیاز ہے۔ اس مابہ الاشتراک یعنی common کو کون بیان کرتے تھے؟ ابوجہل اور دوسرے کفار۔۔ وہ کہتے، مَالِ هَـٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ، یعنی اس رسول میں کیا بات ہے، کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے، یہ تو ہماری ہی طرح ہے،(سورۃ الفرقان: آیت 7)۔ جب کہ مابہ الامتیاز یعنی distinctiveness پر کس کی توجہ اور نظر تھی۔ صدیق اکبرؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ کی۔ صدیق اکبرؓ فرماتے تھے " مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ " اور " اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ رَسُوْلِهٖ "۔ حضرت علیؓ نے تو ایک موقع پر ایک یہودی سے کہا " وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ "، یعنی تجھ پر افسوس ہے میں تو محمدؐ کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں۔

ذرا شانِ محمدیؐ پر غور کرو اور دیکھو اللہ تعالیٰ تو ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے تک کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا، یعنی پیغمبر کو ایسا نہ بلاؤ جیسا تمھارے میں کا بعض، بعض کو پکارتا ہے،(سورۃ النور: آیت 63)۔لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، یعنی پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو،(سورۃ الحجرات: آیت 2)۔ یہاں تک کہ آپؐ کی ازواجِ مطہرات کے لیے ارشاد ہوتا ہے۔يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ، اے پیغمبر کی بی بیو! تم اور عورتوں کی جیسی نہیں ہو،(سورۃ الاحزاب: آیت 32)۔

صاحبو! آج کل تو حریت، مساوات اور جمہوریت کا دور دورہ ہے مگر تم اسی دعوے کے ساتھ دنیا کے کسی بھی صدر یا وزیر اعظم ہاؤس میں ذرا گھس تو جاؤ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔ باہر کھڑے سپاہی تم کو " گردنی پلاؤ " کھلاتے ہوئے گیٹ کے باہر کر دیں گے۔ دیکھو! اگر کوئی بادشاہ اپنی مہربانی سے یہ کہہ دے کہ تم میرے بھائی ہو تو کیا تم بھی بادشاہ کو 'بھائی صاحب' کہہ کر پکاروگے۔۔۔؟ بے ادب، بے نصیب ! اللہ کے حبیب سے ایسی بے ادبی تم کو نہ دین کا رکھے گی نہ دنیا کا۔

سورۃ الفتح کی آیت 8 میں إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا ہے۔ یہ لفظ شَاهِدًا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ علم کیسا تھا؟ کن چیزوں کا تھا؟ یہ بات تشریح اور توضیح چاہتی ہے۔ اس مقام پر بھی بے دینوں نے بہت زہر اگلا ہے۔ سنو اور غور سے سنو! سب سے پہلے اس بات پر غور کرو کہ اللہ کا وجود بالذات ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا وجود، بالعَرَض۔ اسی طرح اللہ کا علم بھی بالذات ہے۔ تو پھر کونسا مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے مساوی سمجھتا ہے۔۔۔؟ حقیقتِ خداوندی تو مخلوقات کے دائرۂ علم سے خارج ہے، وہ غیب الغیب ہے، وراء الوراء ہے۔

وحدت میں تیری، حرف دوئی کا نہ آسکے
آئینہ کیا مجال، کہ صورت دکھا سکے

نتیجہ یہ نکلا کہ معلومِ نبی، معلومِ الٰہی کے برابر نہیں ہوسکتا۔۔۔ اتنا سمجھنے کے بعد کسی بھی ہوشمند کے پاس شرک و کفر کا دروازہ تو بند ہی ہو جاتا ہے۔ دراصل حضورؐ کے پاس جو کچھ ہے وہ سب عطیۂ الٰہی ہے۔ شانِ نبوت ﷺ کو دیکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اَللّٰهُ يُعْطِيْ وَ اَنَا قَاسِمٌ "اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ پھر ارشادِ خداوندی کی طرف بھی نگاہ ڈالو۔ وہ کہتا ہے۔وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، یعنی تم کو جو کچھ دیا گیا ہے(وہ علام الغیوب کا لحاظ کرتے) بہت قلیل ہے،(سورۃ الاسراء: آیت 85)۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا، یعنی اور تم کو جو کچھ معلوم نہ تھا ان سب کا علم تم کو دیا اور تم پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے،(سورۃ النساء: آیت 113)۔ صاحبو! ایک انسان کو دوسرے پر علم ہی سے فضیلت ہے۔ اور ہماری نظر میں تو حضور ﷺ کو دیا ہوا علم ہی سب سے زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی عنایتوں کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے پیغمبر کی تعریف کرتا ہے تو فرماتا ہے، رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ، یعنی رسول تمہیں میں کا ہے، تم میں اور اُس میں ہم جنسی ہے،(سورۃ التوبہ: آیت 128)۔ اگر غیر جنس کا پیغمبر ہوتا تو اس کو تو تم سے ہمدردی ہوتی نہ محبت۔ وہ تو ایسا ہے کہ جس چیز سے تم کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے اس کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے، "لاَ يُشَاكَ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ اِلَّا وَاجِدُ اَلَمِهَا" یعنی تمھیں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے بھی ہوتا ہے۔ دیکھو! دوسرے کی تکلیف سے اسی وقت تکلیف ہوتی ہے جب کہ اس کا علم ہو۔ رسول کریم ﷺ کو ہمارے حالات سے واقفیت ہے۔ اسی لیے وہ ہماری طرف سے دربارِ خداوندی میں گواہی دیں گے۔ آدمؑ کے لیے ہے کہ وہ سیدھی طرف اپنی نیک اولاد کو دیکھتے ہیں اور بائیں

طرف بُری اولاد کو۔ اور یہ حکم دو چار کے متعلق نہیں بلکہ تمام اولاد سے متعلق ہے۔ جب آدمؑ کو اپنی اولاد کا علم ہو تا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری امت کا علم ہوا تو کیا تعجب کی بات ہے۔۔۔؟ ان لوگوں کا خیال نہایت قابلِ افسوس ہے جو شیطان کو تو ہمارے حال سے واقف ہونے کو جائز سمجھتے ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حال سے واقف ہونے کو ناجائز!

❖ اب شانِ محمدیؐ کے ضمن میں سرکارِ دوعالم کے اپنے کچھ ارشادات

(1) " میں اللہ کے پاس اُم الکتاب و علم الٰہی میں اس وقت خاتم النبیین تھا کہ جب آدمؑ ابھی آب و گِل میں تھے۔ اب میں تم کو ابتدائی حالت سے خبر دیتا ہوں۔ میں دعائے ابراھیمؑ ہوں جب کہ وہ بیت اللہ کی بنیاد بناتے وقت کہہ رہے تھے، رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ، یعنی اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک رسول بھی خود ان کی قوم سے،(سورۃ البقرہ: آیت 129)، اور بشارتِ عیسیٰؑ ہوں، اور اپنی ماں کا خواب ہوں جو انھوں نے میرے وضعِ حمل کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے نور نکل رہا ہے جس سے شام کے محل جو بصریٰ میں ہیں، روشن ہو گئے "۔

(2) " اللہ نے مجھے پورے مکارمِ اخلاق کے ساتھ، محاسنِ افعال کے ساتھ پیدا کیا "۔

(3) " لوگو! میرے لیے وسیلے کے لیے دعا کرو۔ وسیلہ، جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کو سوائے ایک آدمی کے دوسرا نہیں لے سکتا، میں امید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں "۔

(4) " اور میں پہلا شخص ہوں جو تمام پیغمبروں سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔ اور میری شفاعت قبول ہو گی، قیامت کے دن۔۔۔ یہ واقعات ہیں، فخر نہیں "۔

(5) " اور میں پہلا شخص ہوں جو جنت کے حلقے کو حرکت دے گا۔ کھڑ کھڑائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میرے لیے جنت کے دروازے کھول دے گا، اور میں داخل ہو جاؤں گا، اور میرے ساتھ مسلمانوں کے فقیر ہوں گے۔۔۔ اور یہ بھی کچھ فخر نہیں ہے "۔

ولید، قریش کے کافروں کا سردار تھا۔ وہ حاسد، آنحضرتؐ کے متعلق کہتا تھا کہ " ان کی تو اولادِ نرینہ ہے ہی نہیں، ان کا نام لیوا کون رہے گا؟ آج کل جو کچھ ہے یہ تو چار دن کی چاندنی ہے "۔ وہ ظالم کیا جانتا تھا کہ محمد مصطفیٰؐ کے لڑکے اگر جیتے نہیں تو بیٹی اور نواسوں سے نسل چلے گی۔ ان کی روحانی اولاد سے ان کا نام برقرار رہے گا۔ حاسد دیکھے تو کہ اذان میں صبح و شام، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، بولنے والے کتنے ہیں؟ نماز میں

Siddiqui Publications

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، بولنے والے کتنے ہیں؟ اس طرح دن میں پانچ مرتبہ ان ہی کے نام کا نقارہ بجایا جاتا ہے۔ حج میں تو مظاہرۂ عظیم ہے۔ غلامانِ محمدؐ کا ہجوم ہے۔ کیا زبردست اجتماع ہے! یہ کس کی نام آوری کا کرشمہ ہے؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نام آوری کا۔

اسلام کا پرچم عالم پر اُڑوادیا کملی والے نے

اللہُ اَحد کا نقارہ، بجوادیا کملی والے نے

محمد مصطفیٰؐ، سید الانبیاء اور ختم المرسلین ہیں۔ آپؐ کا دین قیامت تک قائم رہے گا۔ آپؐ کو مانے بغیر کسی کی نجات نہیں۔ قیامت میں آدم اور بنی آدم، آپؐ کے لواءِ الحمد کے نیچے رہیں گے۔ شفاعتِ عامہ آپؐ کا خاصہ ہے۔ آپؐ کے اُمتی رُوسیاہ نہ ہوں گے۔ آپؐ دلوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ دیدارِ الٰہی سے ممتاز ہیں۔ اللہ نے اس دنیا کا سارا مَنڈن (یعنی عالمی زیبائش کو) آپؐ ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔

صاحبو! دنیا کا قاعدہ ہے کہ جو شخص جتنا اپنے دوست کو چاہتا ہے اسی قدر اس کی یاد کرتا ہے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے ہو اور ان کو حبیب سمجھتے ہو تو رات دن درود پڑھو۔ جتنا ہو سکے صلوٰۃ و سلام بھیجو۔ درود میں صرف پیغمبر ہی کا نام نہیں اللہ کا نام بھی ہے۔ درود پڑھو گے تو اللہ کی بھی یاد ہوگی۔ اس کے رسول کی بھی یاد ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں میں سے میری قربت اور شفاعت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے"۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه

{حوالہ تفسیر صدیقی - سورہ الفاتحہ صفحہ 19 پارہ 1 صفحہ 180، 181 پارہ 5 صفحہ 62، 63 پارہ 11 صفحہ 38 پارہ 22 صفحہ 10، 14، 26، 54 پارہ 24 صفحہ 66 پارہ 26 صفحہ 54 تا 59، 80، 84 اور پارہ 30 صفحہ 128، 129 اور 185}

Siddiqui Publications

نعتِ رسول مقبول ﷺ

کیا پوچھتے ہو مرتبہ و شانِ محمدؐ
جبریلِ امیں خادم و دربانِ محمدؐ

کس دھوم سے معراج میں نکلی ہے سواری
حیراں ہیں رُسل دیکھ کے سامانِ محمدؐ

وہ قبر سے محشر میں بھی سرمست اٹھے گا
جو سونگھ لے گلدستۂ عرفانِ محمدؐ

یہ بادِ حوادث سے بجھے ہے نہ بجھے گی
ہے نور فشاں شمع شبستانِ محمدؐ

ہر پھول سے خوشبوئے ولایت ہے مہکتی
اے صلِ علیٰ نکہتِ بُستانِ محمدؐ

ہاں اے قدمِ شوق دکھا گرمیٔ رفتار
وہ سامنے تیرے ہے بیابانِ محمدؐ

شاہانِ جہاں اس کے قدم لیتے ہیں حسرتؔ
اللہُ غنی رُتبۂ دربانِ محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ زِدْ وَ بَارِکْ عَلَیہِ

{ از مولانا محمد عبد القدیر صدیقی حسرتؒ۔ حوالہ کلیات حسرت صفحہ 14، 15}

Siddiqui Publications